طہارت روح

(از مولوی محمد امین صاحب شوق مبارکپوری متعلم مدرسہ رحمانیہ)

رسالہ الھدی النبوی مصری نے شیخ ابوالوفار محمد درویش صاحب کا ایک مفید مضمون "وضور الروح" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ ہم ناظرین محدث کے استفادہ کی غرض سے عربی سے اردو زبان میں منتقل کرنیکا شرف حاصل کرتے ہیں۔ مترجم

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بوقت نماز وضو کو اس لئے فرض اور واجب قرار دیا ہے کہ باری تعالیٰ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہونے کی بہتر سے بہتر صلاحیت اور استعداد پیدا ہو۔ اور گوناگوں چند در چند انعامات سے جو ہم بوجھل ہیں اس کا شکریہ ادا کرسکیں۔ ایسا نہ ہو کہ درگاہ ایزدی میں حاضری کے وقت ہمارا جسم اور جملہ اعضا گندگی اور ناپاکیوں سے ملوث ہوں۔ چنانچہ خود باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ یعنی مسلمانو! جب تم نماز کیلئے آمادہ ہو، تو چاہیے کہ اپنا منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لیا کرو، اور سر کا مسح کرلو نیز اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو۔ اگر نہانے کی حاجت ہو تو چاہیے کہ (نہاکر) پاک وصاف ہوجاؤ۔ اور اگر تم بیمار ہو (اور پانی کا استعمال مضر ہو) یا سفر میں ہو (اور پانی کی جستجو دشوار ہو) یا ایسا ہو کہ تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے (ہوکر) آیا ہو، یا تم نے عورت سے جماع کیا ہو، اور پانی میسر نہ آئے تو اس حالت میں چاہیے کہ (وضو کی جگہ) پاک مٹی سے کام لو۔ اور (طریقہ اس کا یہ ہے کہ مٹی پر ہاتھ ملکر) اپنے منہ اور ہاتھوں پر اس سے مسح کرلو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تمہیں کسی طرح کی مشقت اور تنگی میں ڈالے، بلکہ چاہتا ہے کہ اس طرح کے آداب سکھا کر تمہیں پاک وصاف رکھے۔ نیز یہ کہ (تمہیں ایک شائستہ ترین جماعت بناکر) تم پر اپنی نعمت (ہدایت) پوری کردے تاکہ تم شکر گذار ہو (یعنی نعمت الٰہی کے قدر شناس رہو)۔

یہ تو ہمارے ظاہری جسم اور اعضاء بدنیہ کی طہارت، پاکیزگی اور ستھرائی کا حکم تھا۔ ناظرین کو اس موقع پر وہ حدیث پیش نظر رکھنی چاہیے جس کے الفاظ یہ ہیں (ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم، ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم) یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے قلوب اور اعمال کو دیکھتا ہے پس جب ہم خالق عالم کے سامنے حمد و شکر کی صلاحیت اور استعداد پیدا کرنے کیلئے ظاہری اعضاء کی ستھرائی اور پاکیزگی کیلئے اتنا بڑا اہتمام کرتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ جس چیز کی طرف خدائے برتر خاص طور پر نگاہ رکھتا ہے اور اس کا جائزہ لیتا ہے اسے گناہوں کی میل کچیل سے صاف و شفاف نہ کیا جائے؟ کیا ہماری ارواح کو خالق منعم سے سرگوشی اور ملائکہ مقربین سے ارتباط پیدا کرنے کیلئے طہارت ولطافت کی ضرورت نہیں؟ پس سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ وضو جو روحوں کو ہر طرح کی آلائشوں سے پاک وصاف کرتا اور انھیں اس بلند

مقام تک پہنچنے کے لائق بناتا ہے، کیا ہے؟ اور اس کی صورت و نوعیت کیسی ہے؟

(جواب) یہ ہے کہ وضو جو روحوں کو گناہ کی گندگی سے پاک اور مقدس کرتا ہے وہ خدائے واحد کے سامنے خالص، سچی، اور صحیح توبہ ہے!

اس کی صورت یہ ہے کہ وضو کی نیت کرتے وقت یہ سوچ لینا چاہیئے کہ ہم فیض الٰہی سے مستفیض ہونے اور ایک عظیم المرتبہ ہستی کے دربار میں حاضر ہونیکی تیاری کر رہے ہیں، جو وقت ہم یہ سوچیں گے اس وقت ہمیں خود بخود یہ محسوس ہوگا کہ اللہ جل شانہ کے سامنے اسوقت تک کھڑا نہیں ہونا چاہیئے جب تک کہ ہمارا وہ دل جس پر خدا کی خاص نگاہ ہے مختلف برائیوں مثلاً کینہ، بغض، حسد وغیرہ سے بالکل پاک و صاف نہ ہو جائے۔ اور جب ہم کلی کرنے لگیں تو ہمیں یہ یاد کرنا چاہیئے کہ ہماری زبان بسا اوقات کذب و افترا کی مرتکب ہوتی ہے اور اس سے گالی گلوج، چغلخوری، بیہودہ گوئی اور ایک دوسرے کی شکوہ شکایت سرزد ہوتی رہتی ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ خالص توبہ کے ذریعہ اسکو پاک و صاف کیا جائے۔

اور ہم جبوقت اپنے چہرہ کو دہونے لگیں تو یہ خیال کر لینا چاہیئے کہ یہ جن اعضاء (مثلاً ناک، کان، آنکھ وغیرہ) کا حامل ہے اسے گناہوں سے آلودہ کر دیتا ہے پس ہمیں اسے استغفار و انابت کے ذریعہ پاک کرنا چاہیئے۔ نیز ان مکروہات اور برائیوں سے جن کے متعلق آنکھوں کو پست رکھنے کا حکم تھا لیکن ہم خوب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے رہے اور چند منٹ کی تفریح اور حظ نفس سے دلکو خوش کرتے رہے حالانکہ اللہ ہمیں ایسی جگہوں میں دیکھنا پسند نہ کرتا تھا۔ اور نیز ہر قسم کی ترشروئی اور بدخلقی سے جو اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہم برتتے رہے ہیں توبہ کریں۔

اور دونوں ہاتھ دھوتے وقت یہ یاد کرنا چاہیئے کہ ہم انھیں گناہوں کیلئے اور مومنین کی جانب بدنیتی سے بڑھاتے ہیں اسلئے یہ ظاہری طہارت کے علاوہ روحانی طہارت (توبہ) کے بھی مستحق ہیں۔

اور سر کا مسح کرتے وقت یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم نے اسے کبھی حق کے سامنے تسلیم و انقیاد کے ساتھ جھکانے کے بجائے کبر و غرور سے پھیر لیا ہے۔ اور ایسی ہی سرکشیاں بسا اوقات اللہ کے فضل و کرم سے اس خطرناک اور ہیبتناک دن میں جبکہ آفتاب اپنی پوری تمازت کے ساتھ لوگوں کے سروں کے قریب ہوگا اور جہاں سوائے خدائے رحمان کے ظل عاطفت کے کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا، بہت سی محرومیوں کا باعث بنجائینگی۔ اور بہت ممکن ہے کہ ہم اپنی اس بدبختی کی وجہ سے ان سعادتمندوں میں نہ ہو سکیں جن کو اللہ کے عرش تلے راحت نصیب ہوگی۔ پس اگر اس نعمت عظمیٰ کے حصول کی تمنا ہے تو اپنے کئے ہوئے پر نادم ہوں اور سچی توبہ کے ساتھ احکام الٰہی کے سامنے تسلیم و رضا کے ساتھ اپنی گردن جھکا دیں۔

دونوں کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دھیان رکھنا چاہیئے کہ ہم ان کے ذریعہ لغو باتیں، غیبت، چغلخوری وغیرہ حرام چیزیں سنتے ہیں لہذا ان امور سے آئندہ کیلئے باز رہنے کا پختہ ارادہ کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ ان کے بجائے ہمارے کانوں میں قیامت کے دن پگھلا ہوا گرم گرم سیسہ پلایا جائے (العیاذ باللہ)

اور پیروں کو دہوتے وقت یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہماری جملہ حرام کاریاں انھیں کے سعی بلیغ کا نتیجہ ہیں۔ انھیں کی بدولت طرح طرح کی برائیوں اور بداعمالیوں کے شکار ہوتے ہیں۔ پس ہم پر لازم ہے کہ استغفار اور سچی توبہ کے ذریعہ ظاہری پاکی کے

ساتھ حقیقی طہارت حاصل کریں۔

اگر ہم مذکور الصدر باتوں کو برت لیں تو سمجھنا چاہئیے کہ ہمارا وضو صرف ظاہری اعضا ہی کا نہیں، بلکہ یہ ہماری روح کا بھی وضو ہے۔ اور یہی وہ اصل وحقیقی طہارت ہے جو خالق کے سامنے کھڑے ہونیکے لائق وقابل بناتی ہے۔ ہم توبہ واستغفار کی کثرت کو اختیار نہیں کرتے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود معصوم ہونے کے رات دن میں ستر مرتبہ سے بھی زائد توبہ واستغفار کرتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ۔ یعنی میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بخدا میں ستر دفعہ سے زیادہ دن بھر میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ ایسا ہی مسلم نے بھی اغر بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ (یا ایھا الناس توبوا الی اللہ واستغفروہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ) یعنی اے لوگو! اللہ سے مغفرت چاہا کرو کیونکہ میں اللہ سے دن بھر میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

افسوس ہے کہ ہم لوگوں سے دن بھر میں پانچ دفعہ بھی نہیں ہوتا۔ حالانکہ ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ نسبت روحانی پاکی کے بہت زیادہ محتاج ہیں۔ ہماری اس تفصیل وتشریح کے بعد اب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کا مطلب بھی بالکل واضح ہو جاتا ہے جن میں فرمایا گیا من توضا فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ حتی تخرج من اظفارہ۔ یعنی اگر کوئی شخص آداب وضو کا لحاظ کرتے ہوئے صحیح طور پر وضو کرے تو اس کے جسم کے یہانتک کہ اسکے ناخن سے بھی گناہ جھڑتے ہیں اذا توضا العبد المسلم او المومن فغسل وجھہ خرج من وجھہ کل خطیئۃ نظر الیھا بعینیہ مع الماء او مع اخر قطر الماء، فاذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ کان بطشتھا یداہ مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجلیہ خرجت کل خطیئۃ مشتھا رجلاہ مع الماء او مع اخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنب)۔ یعنی مسلم یا مومن بندہ جبوقت وضو کرتا ہے تو منہ دہوتے وقت پانی کے ساتھ یا اخیر قطرہ کے ہمراہ اس کے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی اس کی آنکھیں مرتکب ہوئی تھیں۔ اور جب اپنے ہاتھوں کو دہونے لگتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے اخیر قطرہ کے ساتھ وہ تمام معصیتیں گر پڑتی ہیں جنھیں اس کا ہاتھ کئے رہتا ہے۔ اور جبوقت اپنے قدموں کو دہوتا ہے تو وہ جن جن گناہوں کے مرتکب ہوئے رہتے ہیں۔ سب پانی کے ساتھ یا اخیر قطرہ کے ساتھ گر پڑتے ہیں یہانتک کہ بندہ بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے"

مرد دوراندیش اور محتاط وہ مسلمان ہے جو اس قسم کے معاملات میں احتیاط سے کام لے اور اپنے آپ کو مراتب عالیہ تک پہنچانیکی کوشش کرے اور جب جب جسم کی طہارت کا قصد کرے تو ساتھ ہی روح کی طہارت وتزکیہ کا بھی پوری طرح خیال رکھے تاکہ حقیقی معنوں میں پیکر توابین ومتطہرین اور ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین (یعنی اللہ تعالی توبہ کرنیوالوں اور طہارت حاصل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے) کا پورا پورا مصداق بن جائے۔ بیں ان لوگوں کو دین کی اہانت کرنیوالا سمجھتا ہوں جو معصیت کو سہل سمجھکر رات دن اس میں منہمک رہتے ہوں اور پھر مجھ پر اعتراض کرتے ہوئے یہ کہیں کہ وضو تو بغیر توبہ ہی گناہوں کو مٹاتا ہے اور جن کا استدلال اس حدیث سے ہو۔ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ارایتم